تصریحات

۱۲-۱۳-۱۴ ر اپریل کو اقبال پارک لاہور میں کل پاکستان اہلحدیث کانفرنس منعقد ہوئی - بلاشبہ یہ ایک تاریخ ساز اور عظیم الشان کانفرنس تھی - جس نے یہ ثابت کر دیا کہ "قال اللہ و قال الرسول" کی صدائیں سننے والوں کیلئے اب نامانوس اور اجنبی نہیں ہیں - اور جاہلی رسوم و بدعات اور الحاد کی تاریکیوں میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والے پھر سے اسی قندیل کی روشنی میں اپنی گمشدہ متاع کو پا لینے کے لئے سفرِ نو کا آغاز کر چکے ہیں ، جس کی بدولت چند صدیاں قبل ان کے اسلاف نے پوری دنیا سے اپنے خلوص و عظمت ، جرأت و عزیمت ، شجاعت و بسالت ، دیانت و صداقت ، امامت و عدالت ، سیادت و قیادت اور نجابت و شرافت کا سکہ منوایا تھا ——— اور ہمیں یہ کہنے میں باک نہیں کہ یقینِ محکم اور عملِ پیہم کے ساتھ یہ سفر اگر مسلسل جاری رہا تو ایک وقت آئیگا کہ ابلیسِ لعین کے ہاتھوں لٹے پٹے قافلے اس کارواں میں شامل ہو کر توحید و سنت کے پرچم کو لہراتے ہوئے دنیا کے آخری کونے تک یہ پیغام پہنچا سکیں گے کہ :

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون !"

ہمارے سامنے بیشمار مسائل ہیں جن میں شرک و بدعت ، اخلاقی بے راہروی ، معاشی بدحالی اور سیاسی ابتری سرِفہرست ہیں ——— یہ امر انتہائی باعثِ مسرت و اطمینان ہے کہ اس کانفرنس میں سب سے زیادہ توجہ انہی مسائل پر مرکوز کی گئی اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے دیگر تجاویز کے علاوہ انتخابات سے قبل مکمل نفاذِ اسلام کی ضرورت پر زور دیا گیا -

ہماری رائے میں یہ موقف نہ صرف درست ہے بلکہ ہم یہ بات کامل وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ سیاست کی خاطر اگر دین کو داؤ پر لگا دیا گیا اور نفاذِ اسلام کو انتخابات کی بھینٹ چڑھا دیا گیا تو خدانخواستہ اس خطۂ ارض میں وہی تاریخ دہرائی جائیگی جس کے بدترین مناظر اس سے قبل چشم فلک نے بغداد، غرناطہ، سمرقند و بخارا اور مشرقی پاکستان کی سرزمین پر دیکھے ہیں۔

ستتر کے انتخابات بالکل شروع میں حسبِ معمول صرف انتخابات ہی تھے ـــــ لوگ قیادت میں واضح تبدیلی کے خواہاں ضرور تھے لیکن اس کیلئے کوئی راہ انہیں نظر نہ آتی تھی۔ قومی اتحاد کی تشکیل نے لوگوں کو دلچسپی لینے پر مجبور کر دیا۔ بعد میں اتحاد کی طرف سے اسلام کا نعرہ لگا تو لوگ سنجیدہ ہو گئے ـــــ پھر جب انتخابات ہوئے تو توقع کے بالکل برعکس غلط نتائج نے اس سنجیدگی کو احتجاج میں بدل دیا ـــــ اور پھر جب تحریک چلی تو جاں نثاروں نے خون کا نذرانہ دیکر اسے حق و باطل کا معرکہ بنا دیا ـــــ لیکن جب یہ معرکہ سر ہو گیا تو سب سے قبل غیر مستقل مزاجی کا ثبوت تحریکِ استقلال نے دیا ـــــ پھر نو کے اس عدد کو دوسری مرتبہ ان جبہ و دستار والوں نے توڑا جو اپنی تقریروں میں اس عدد کو اٹوٹ ثابت کرنے کے لئے ہزاروں اور لاکھوں تک کی ضربیں دیتے رہے تھے ـــــ جو یہ مطالبہ کیا کرتے تھے کہ اگر وہ اتحاد سے الگ ہوئے تو ان کے خلاف تحریک چلائی جائے ـــــ اب یہ اپنے محاسبہ سے بچنے کیلئے نہایت ڈھٹائی سے دوسروں کے دورِ اقتدار کے قرطاسِ اسود شائع کرنے کا اعلان کر رہے ہیں ـــــ!

تیسرے نمبر پر قوم کو جمہوریت کا درس دینے والی نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی، تھی، جو اتحاد کو توڑ کر الگ ہو گئی ـــــ اور بقیہ قومی اتحاد جو تین سیاسی پارٹیوں کے الگ ہو جانے سے "مزید مضبوط" ہو گیا تھا، اب اپنے میں شامل ایک جماعت مسلم لیگ میں سے "اصلی"، "صحیح" اور "خالص" کی تمیز کرنے میں پریشان ہو کر رہ گیا ہے!

یہ تسلیم کہ قومی اتحاد نے وقت کی نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے موجودہ حکومت میں شامل ہو کر اس سے مخلصانہ تعاون کیا، لیکن اس سٹیج سے بار بار یہ آواز بلند ہوتی رہی کہ "ہم نے حکومت میں شامل ہو کر اپنا سیاسی کیریئر داؤ پر لگا دیا ہے" اور بالآخر اپنے دین و ایمان "جمہوریت" کی خاطر یہ کہہ کر حکومت سے علیحدگی اختیار کر لی گئی کہ حکومت میں شمولیت کے دو بڑے مقاصد (نفاذِ اسلام اور انتخابات کی تاریخ کا تعین) پورے ہو چکے، لہٰذا اب خدا حافظ!

سوال یہ ہے کہ کیا واقعی اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آ چکا ہے! ـــ کیا اسلامی مملکت میں جرائم اسی طرح ہوتے ہیں جس طرح آجکل ہو رہے ہیں؟ کیا وہاں شرک و بدعت کے بھوت اسی طرح ننگے ناچتے ہیں؟ کیا

ایک اسلامی مملکت کی سیاسی اقدار وہی ہوتی ہیں، جن کا ثبوت ہمارے ہاں آئے دن پیش کیا جا رہا ہے! ــــ ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہاں نفاذِ اسلام کا آغاز واقعۃً ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ نفاذِ اسلام اب "مسئلہ" کی منزل سے گزر کر ایک "چیلنج" کی حیثیت اختیار کر چکا ہے، جس کے لئے پہلے سے زیادہ سعی و جہد کی ضرورت ہے، تو پھر صرف آغاز پر ہی قانع اور مطمئن ہو جانا کہاں کی دانشمندی ہے؟ ــــ آخر "صرف منتخب حکومت ہی عوام کے مسائل حل کر سکتی ہے" میں کونسی رمز پوشیدہ ہے اور موجودہ حکومت سے بدستور تعاون کی صورت میں یہ مسائل کیوں حل نہ ہو سکتے تھے جبکہ حالیہ پیش رفت بھی اسی صورت میں ہو سکی ہے؟ ــــ سیاسی کیریئر داؤ پر پہلے نہیں لگا تھا، کہ یہ صرف چند آدمیوں کی سوچ تھی لیکن اس ملک کے کروڑوں عوام کی یہ رائے ہے کہ سیاسی کیریئر اب داؤ پر لگا ہے جبکہ نفاذِ اسلام کو انتخابات کی قربان گاہ پر لا کھڑا کر دیا گیا ہے ــــ منزّل من اللہ آپ کے یہ انتخابات نہیں، نفاذِ اسلام ہے ــــ عوام کا مطالبہ بھی انتخابات کی بجائے نفاذِ اسلام ہی ہے ــــ لوگ تو صرف امن و سکون چاہتے ہیں، جان و مال اور عزت و عصمت کی حفاظت انہیں مطلوب ہے۔ اور انہیں یہ یقین ہو چکا ہے کہ یہ تحفظ انہیں صرف اور صرف اسلام مہیا کر سکتا ہے۔ جبکہ انتخابات نے انہیں سیاسی بے چینی، لوٹ مار، قتل و غارت اور معاشی بدحالی کے علاوہ اور کوئی تحفہ آج تک نہیں دیا ــــ اور اگر مارشل لاء حکومت سے سیاسی پارٹیوں کا اتحاد جرم ہے تو یہ جرم تو سرزد ہو چکا، اب جن لوگوں کے سامنے حکومت سے علیحدگی کی صورت میں اس جرم کی صفائی پیش کی جا رہی ہے، وہ انہیں کبھی نہ بخشیں گے بلکہ اسے سیاسی داؤ کی حیثیت سے ہمیشہ آزماتے رہیں گے کہ ان کا کام ہی یہ ہے "نہ کھیلیں گے نہ کھیلنے دیں گے"! ــــ تو پھر ایسے لوگوں کی طعنہ زنی سے بچنے کے لئے راہِ صواب سے ہٹ جانا، کیا اسی کا نام استقامت و عزیمت ہے؟

ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ سکتے ہیں کہ قومی اتحاد اگر پانچ جولائی ۷۷ء سے ہی موجودہ حکومت کو اپنی مخلصانہ خدمات اور تعاون سونپ دیتا تو آج اس ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ ہو چکا ہوتا اور تاج و تخت قومی اتحاد کے قدموں میں پڑے ہوتے، دریں حالیکہ پوری ملتِ اسلامیہ کی دعائیں بھی اس کے شاملِ حال ہوتیں ــــ یقین جانئے، اس صورت میں وہ اقتدار کی مسند سے الگ ہونا بھی چاہتا تو عوام ہرگز اسے اس کی اجازت نہ دیتے ــــ لیکن آج؟

ع نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم،
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے!

ممکن ہے ہمارے ان خیالات سے اس ملک کے "عظیم" سیاستدانوں کو اختلاف ہو، لیکن اقبال پارک

کے وسیع میدان میں ملک کے اطراف و اکناف سے آکر اہلحدیث کانفرنس میں شریک ہونے والے لاکھوں، فرزندانِ توحید کو ہم یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہ صرف آپ کی آواز نہیں، اس ملک کے ہر امن پسند شہری کی آواز ہے ــــ انہیں آپ کے اس پروگرام سے مکمل اتفاق ہے جو آپ نے اس کانفرنس میں پیش کیا، ــــ اس عہد کا پاس ہے جو آپ نے اس میدان میں اور عالمگیری مسجد کے وسیع صحن میں اپنے اللہ رب العزت سے کیا ــــ پس آپ کے نام ہمارا ایک ہی پیغام ہے کہ آپ کا یہ سفر بہر طور جاری رہنا چاہیئے، جوش و ہوش کے ساتھ، وحدت و اتحاد کے ساتھ، خلوص و استقامت کے ساتھ، ــــ یاد رکھئے! آپ کا صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے انتخابات سے قبل مکمل نفاذِ اسلام، اور اس سلسلہ میں موجودہ حکومت سے مخلصانہ، رضاکارانہ اور پر جوش تعاون! ــــ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو، آمین!

(اکرام اللہ ساجد)

وی پی آرہا ہے!

گزشتہ ماہ جن احباب کو سالانہ چندہ کے خاتمہ کی اطلاع دی گئی تھی، ان کے نام عنقریب وی پی پی روانہ کیا جارہا ہے۔ یاد رہے کہ وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کیا جائیگا کیونکہ زیرِ نظر تازہ شمارہ اس سے قبل ارسال کیا جاچکا ہوگا۔

امید ہے کہ قارئین وی۔پی۔پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع اور دینی حمیت کا ثبوت دیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء!

جن احباب کی مدت خریداری اس ماہ (مئی ۷۹ء) ختم ہو رہی ہے، ان کے نام آنے والے رسالہ پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگادی گئی ہے ــــ اس اطلاع کے بعد پندرہ دن کے اندر سالانہ زرتعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں یا آئندہ ماہ پرچہ بذریعہ وی۔پی۔پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں ــــ خدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں۔ شکریہ! ــــ والسلام!

(ناظمِ دفتر)